اجماع:

• اجماع کا تعارف:

قرآن و سنت کے بعد اجماع اسلامی قانون کا تیسرا اہم ماخذ ہے۔ یہ مجتہد کے ذاتی رائے سے شروع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ قبولِ عام حاصل کر لیتا ہے یہ ایک جمہوری طرزِ عمل ہے جس میں استصواب رائے شامل ہوتی ہے اور قانون بن جاتا ہے۔ مصری فقیہ عبدالرزاق سنہوری کے بقول

"عوامی رائے خدائی منشا کا اظہار ہوتی ہے"

انہوں نے مزید بتایا کہ **"اللہ نے مسلمانوں کو خلافت عنایت کی اور عوامی رائے کے ذریعے اس کی تائید کی"**

• اجماع کی تعریف:

اجماع عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "متحد ہو جانا"، "اکٹھے ہو جانا"

اصطلاحی معنی:

اجماع کے اصطلاحی معنی ہیں کسی بھی مذہبی معاملے پر متفق ہو جانا۔

شافعی فقیہ کے سیف الدین الآمدی کے مطابق "کسی مخصوص زمانے میں پیش آنے والے واقعے کا اُمتِ محمدی سے وابستگی یا علیحدگی کے لیے فقہا کی موافقت کے اظہار کو اجماع کہا جاتا ہے"۔

امام غزالی کے بقول "اُمتِ محمدی کا کسی مسئلے پر متفق ہو جانا اجماع کہلاتا ہے"

بیسویں صدی کے شریعت دان حنفی فقیہ کے عبدالوہاب خلاف کے بقول "بعد از رحلت حضرت محمدؐ کسی مخصوص زمانے میں پیش آنے والے مسئلے پر تمام مجتہدین

کا صحیفہ مقدس کے احکامات پر متفق ہو جانا اجماع کہلاتا ہے"

سر عبدالرحیم کے بقول "کسی مخصوص دور میں اُٹھنے والے سوالوں پر فقہا کا اتفاق اجماع کہلاتا ہے"

قرآن میں اجماع کی اہمیت :

قرآنی آیات سے بھی اجماع کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

یاایھاالذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعو رسول واولی الامر منکم۔ (النسا : 59)

"اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور اپنے درمیان سے اولی الامر کی"

ایک اور جگہ سورۃ ال عمران میں ارشاد ہے

"اور کام کا مشورہ ان سے کیا کرو"

آل عمران : 159

ایک اور جگہ قرآن میں سورۃ شورہ میں باہمی رضامندی کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"مسلمانوں کے معاملات باہمی رضامندی سے طے پاتے ہیں" (سورۃ شوریٰ : ۳۸)

ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو تفرقے میں نہ پڑو"

(سورۃ ال عمران ۱۰۳)

احادیث میں اجماع کی اہمیت:

امام غزالی اور آمدی نے اجماع کے حوالے سے احادیث بیان کی ہیں
ایک جگہ آپؐ نے فرمایا کہ

"خدا میری امت کو کسی غلطی پر اکٹھا نہیں کرے گا"

امام مالک کے بقول آپؐ نے ارشاد فرمایا
"کہ اگر تمہیں کسی مسئلے کا حل نہ مل رہا ہو کہ کون غلط ہے کون صحیح تو اہل مدینہ کی رائے کا احترام کرنا مدینہ کبھی برے لوگوں کو پناہ نہیں دے گا"

ایک اور جگہ فرمایا
"جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے"

ایک اور مقام پر فرمایا۔

يد اللہ على الجماعة

خدا کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے

اجماع کی اقسام:

طریقہ کار کے لحاظ سے اجماع کی دو اقسام ہیں۔

(i) اجماع صریح / غیر سکوتی

(ii) اجماع سکوتی۔

(i) اجماع صریح:

یہ اجماع کی وہ قسم ہے جس میں علماء مجتہدین کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کریں
اگر زبان سے کریں تو اجماع قولی کہلاتے گا اگر اپنے فعل

سے کریں تو اجماعِ فعلی کہلائے گا۔

اجماع سکوتی:

یہ اجماع کی وہ قسم ہے جس میں صرف مجتہدین اپنی رائے کا اظہار کریں باقی خاموش رہیں۔ احناف اجماع سکوتی کو معتبر سمجھتے ہیں۔

اجماع کی دوسری اقسام:

(i) اجماع العلماء

(ii) اجماع اُمت

- اجماع العلما:

یہ اجماع کی وہ قسم ہے جس میں تمام علما متفق ہو جائیں

- اجماع الامت:

یہ اجماع کی وہ قسم ہے جس میں تمام اُمت کسی ایک مسئلے پر متفق ہو جائے۔

خلیفہ کے دور میں اجماع:

(i) پہلے خلیفہ کے دور میں اجماع:

اسلام کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رض نے قرآن پاک کے ذخیرے کو اکٹھا کرنے کے لیے اجماع کیا تھا۔

(ii) دوسرے خلیفہ کے دور میں اجماع:

اسلام کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر رض تھے جنہوں نے نمازِ تراویح کو قائم کرنے کے لیے اجماع کیا۔

اجماع کے تقاضے:

اجماع کے تقاضوں میں ہے

(i) جب مسئلہ اٹھے تو مجتہدین کی اکثریت ہو

(ii) مجتہدین کا کسی متفقہ فیصلے تک پہنچنا ضروری ہے

(iii) مجتہدین کے فیصلے کا اظہار ہونا چاہیے۔

(iv) قائم شدہ اجماع میں الجھن کو شرعی طریقے سے دور کیا جائے۔

اجماع کی اصطلاحی تجاویز:

(i) شاہ ولی اللہؒ دہلوی:

شاہ ولی اللہؒ نے سب سے پہلے اجماع کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے اجماع کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے عالمی استصواب رائے کو منسوخ کر کے علاقائی اجماع پر زور دیا۔ اُن کے بقول عالمی سطح پر تمام فقہا کا ایک بات پر متفق ہونا مشکل ہے۔ مختلف علاقوں اور خطوں میں استصواب رائے قائم کرنا مشکل ہے۔ لہذا ضروری نہیں اجماع آفاقی ہو۔ علاقائی نوعیت کا بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہر علاقے کے حالات اور مسائل مختلف ہوتے ہیں۔

(ii) علامہ اقبال:

علامہ اقبال نے اجماع کو مذہبی فرض قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اتنے اہم عمل کو بہت ہی کم سطح پر مستقل ادارے کی اہمیت دی جاتی ہے۔ مزید انہوں نے پارلیمنٹ

کی سطح پر اجماع کرنے کو فوقیت دی. قانون ساز اداروں میں علما اور دانشوروں کو اجماع کی اہمیت بتائی. انہوں نے کہا اجماع فردِ واحد کا نہیں بلکہ قانون ساز ادارے میں ہونا چاہیے.

اجماع کے جدید طریقے.

(i) پارلیمنٹ بطور اجتماعی قانون ساز ادارہ
(ii) OIC کے سطح پر
(iii) عالمی اسلامی اجتہاد کونسل
(iv) ہم آہنگ فقہا جو حالات سے ہم آہنگ ہوں.

کن باتوں / مسائل پر اجماع کیا جاسکتا ہے.

(i) ٹیکنالوجی کے استعمال پر
(ii) عورتوں کے مسائل پر
(iii) بینک کے مسائل اور سود کے خاتمے پر
(iv) جدید کرنسی کے استعمال پر اجماع کیا جاسکتا ہے

تنقیدی جائزہ:

اجماع کے شرعی جواز پر مختلف خیالات پائے جاتے ہیں. بعض علما قرآن و سنت سے ثابت کرتے ہیں جبکہ بعض کا خیال مختلف ہے. علامہ اقبال نے پارلیمنٹ کی سطح پر تجویز دی جبکہ شاہ ولی اللہ نے علاقائی اجماع پر تجویز دی ہے.